خلافت لائبریری

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

28-اکتوبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 239 | منگل 25 جمادی الثانی 1418ھ 28 اخاء 1376ہش 28-اکتوبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے' کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا' تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی۔ جس کا نام (خدا کی طرف رجوع کرو) ہے۔ اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا' کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو' تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 349)

فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے' تو کچھ بات ہے' ورنہ کچھ بھی نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کے اشغال چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے' کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلا آتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور' قمار باز' ٹھگ' ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے' مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تاکہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 352)

صحافت کے موضوع پر الفضل فورم کا انعقاد

مورخہ 22-اکتوبر کو شام 5 بجے دفتر الفضل میں صحافت کے مختلف انداز کے موضوع پر الفضل فورم کا انعقاد کیا گیا۔ الفضل کے ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی کے علاوہ ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر محترم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب اور ماہنامہ مصباح کے ایڈیٹر محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے۔

فورم کی ابتدا میں سب سے پہلے میزبان محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے "صحافت کے مختلف انداز" کے عنوان کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب نے روزنامہ الفضل کی تاریخ بیان کی اور ماہنامہ انصار اللہ کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے ماہنامہ مصباح کا تعارف کروایا اور اس کی ادارتی پالیسی کی وضاحت کی۔

اس کے بعد حاضرین کو دعوت دی گئی کہ وہ ایڈیٹر صاحبان سے سوالات کریں چنانچہ حاضرین نے باری باری سٹیج پر آکر سوالات کئے جن کے ایڈیٹر صاحبان نے جوابات دیئے۔ ان سوالات میں اخبار الفضل' ماہنامہ انصار اللہ' اور ماہنامہ مصباح کے مندرجات اور پالیسی کے حوالے سے کئی مباحث زیر بحث آئے۔ یہ دلچسپ اور معلوماتی تقریب ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس کا اختتام محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا سے کیا۔ آخر میں مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور اس طرح سے یہ یادگار تقریب اختتام کو پہنچی۔ جملہ انتظامات کی ذمہ داری منتظم اعلیٰ الفضل فورم محترم آغا سیف اللہ صاحب نے احسن رنگ میں انجام دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تقریب کی ریکارڈنگ نظارت اشاعت کے شعبہ سمعی بصری نے کی۔

OOO

تقریب شادی

O عزیز مکرم انوار احمد صاحب ثاقب (نائیجیریا) ابن مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نائب ناظر مال کی تقریب شادی بہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ المجیب صاحبہ بنت مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ مورخہ 5-اکتوبر 1997ء کو بعد عصر احاطہ دفاتر انصار اللہ ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت اور درثمین میں سے منتخب دعائیہ اشعار کے پڑھے جانے کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

اس سے اگلے روز مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نے عزیز موصوف کی دعوت ولیمہ کا بصورت عصرانہ اہتمام کیا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

مکرم انوار احمد ثاقب محترم خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید کے پوتے اور اور محترم ملک عنایت اللہ صاحب سابق صدر حلقہ گارڈن ٹاؤن لاہور ابن حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نواسے ہیں۔ جبکہ عزیزہ امتہ

باقی صفحہ 7 پر

تمہارے اندر قرب الی اللہ کی خواہش ہونی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

قرب الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ انسان اس مقام پر پہنچ جائے۔ جہاں وہ خدا تعالیٰ کی قدرت خاص کا مشاہدہ کر سکے۔ جو بھی بات اس کے ماتحت ظاہر ہو۔ اس کا انکار نہ کرے۔ دیکھو سورج چاند کے مقابلہ میں نہیں چمکتا۔ لیکن اگر ایسا موقع آجائے کہ سورج بھی چمک رہا ہو اور چاند بھی۔ تو عقلمند اسی کو کہا جائے گا جو یہ کہے گا کہ چاند کو بھی چمکتا دیکھ رہا ہوں اور سورج کو بھی۔ مگر میں یہ نہیں بتا سکتا کہ ایسا کیوں ہے۔ یہ پہلے تجربہ کے خلاف ہے مگر ہے ٹھیک۔

پس میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ تمہیں ایسا ایمان حاصل ہو کہ دنیاوی روکیں تمہارے راستہ سے مٹ جائیں۔ اور تمہارے ایمان کے بنیاد رؤیت پر ہو۔ تمہارے اندر قرب الی اللہ کی

باقی صفحہ 7 پر

زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

28 اخاء 1376 ہش 28 اکتوبر 1997ء

ہر عمل کی بنیاد - تقویٰ

بظاہر تو یہ کہنا بھی کافی ہے کہ نیکی کرو کیونکہ نیکی کرنے سے ہی انسان اپنی زندگی بھی سنوار سکتا ہے اور دوسروں کی زندگی کو بھی اچھے راہ پر لگا سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صرف یہ کہنا کہ نیکی کرو کافی نہیں ' کیونکہ نیکی تو بغیر ارادے کے بھی ہو جاتی ہے۔ اور ایسی نیکی بھی ہو سکتی ہے جس میں انسان کی اپنی ذاتی خواہش کا کوئی تعلق نہ ہو اسی لئے یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ یعنی نیکی کے متعلق انسان خود غور کرے کہ وہ کیوں کرنا چاہتا ہے۔ اسے کس طرح یہ نیکی کرنی چاہئے۔ جب وہ غور کرے گا وہ اپنی نیکی کو بہتر رنگ میں کر سکتا ہے۔ اس میں اس کا ارادہ بھی شامل ہو گا۔ اگر نیکی کرنے میں ارادہ شامل ہو تو اس نیکی کو دوام بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اچھائی حقیقی معنوں میں وہی اچھائی ہے جسے دوام حاصل ہو۔ اگر آپ ایک نیکی کرتے ہیں اور اس کے بعد دوسری نیکی کرنے پر آپ کا دل آمادہ نہیں ہوتا تو یقیناً وہ پہلی نیکی بھی آپ کے کام نہ آسکے گی۔ جس طرح زندگی لمحات کا تسلسل ہے اسی طرح حقیقی نیکی بھی نیکیوں کا تسلسل ہے۔ نیکی کریں اور نیکی کرتے چلے جائیں اس کا نام ہے نیکی کرنا۔ لیکن اگر ایک شخص نے نیکی کی اور پھر اس نیکی کے کام کو ترک کر دیا اور جب دوسروں کو ضرورت پیش آئی تو وہ نیکی نہ کی گئی تو گویا کہ آدمی نے اپنی نیکی کے تسلسل کو ختم کر دیا۔ اور نیکی کا تسلسل ختم ہونے سے جو نیکی پہلے کی جا چکی ہوتی ہے وہ بھی ضائع ہو جاتی ہے۔ اور صرف یہ کہنا کہ نیکی کرو کافی نہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ نیکی سنوار کر کی جائے۔ نیکی پر غور کیا جائے۔ نیکی کے لئے ارادے کو پختہ کیا جائے۔ اور نیکی کے تسلسل کو جاری رکھا جائے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے جاری رکھنے کا یہی طریق ہے کہ انسان نیکیاں کرتا رہے اسے نیکی میں مزا آنے لگے۔ خواہ کسی کے ساتھ نیکی کی جائے وہ اس نیکی سے ذاتی خوشی بھی حاصل کرے اور خدا تعالیٰ کی پسندیدگی بھی۔ پس نیکی کرے اور سنوار کر کرے۔

اسی طرح اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ صرف یہ کہنا کہ بدی چھوڑ دی جائے کافی نہیں۔ کیونکہ اگر بغیر ارادے کے اور بغیر پختہ عزم کے اور بغیر بدی کی کنہ کو جاننے کے بدی کو چھوڑا جائے تو ہم دوبارہ اس بدی میں ملوث ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ بدی چھوڑتے وقت ہم نے سوچا ہی نہیں تھا کہ ہم نے یہ بدی کیوں چھوڑی۔ اگر ہم سوچیں گے تو یقیناً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ بدی بری بات ہے۔ اسے چھوڑ دینا چاہئے اور صرف ایک بدی بری بات نہیں ہر بدی بری بات ہے۔ یہ عزم یہ ارادہ ہمیں بدی سے بیزار کر دے گا۔ اور سوائے اس کے کہ ہم بدی سے بیزار ہو جائیں بدی سے مسلسل اور مستقل آزادی حاصل کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ جیسے کہ ہم نے کہا ہے اگر ہم نے بغیر سوچے سمجھے کسی بدی کو چھوڑا ہے اور اس کے متعلق ہمارے دل میں بیزاری پیدا نہیں ہوئی۔ تو یقیناً اس بدی کے لوٹ آنے کا امکان ہے۔ اور جو بدی لوٹ آتی ہے اس سے پہلی بدی جو سرزد ہوئی تھی اس کا اثر بھی ظاہر ہونے لگتا ہے۔ چونکہ انسان اس کو بھی برا نہیں سمجھتا اس لئے اس سے چھٹکارا ممکن نہیں ہوتا۔

پس صرف یہ کہنا کہ بدی چھوڑ دی جائے کافی نہیں۔ بدی سے اپنے آپ کو بیزار کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم بدی سے اپنے آپ کو بیزار نہیں کریں گے ہم یقیناً بدی سے مستقلاً " آزادی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اور ان دونوں باتوں کے پیچھے تقویٰ کا ہاتھ ہے۔ تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ جب کسی کام کے کرتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اسے اس لئے چھوڑتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہے تو یقیناً ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جو بات خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہے وہ کبھی بھی ہم سے سرزد نہیں ہونی چاہئے۔ یہ ہمیں حوصلہ دیتا ہے یہ ہمیں عزم اور ارادے کی قوت دیتا ہے۔ یہ ہمیں بدیوں سے چھڑانے کا اصل باعث ہوتا ہے۔

اسی طرح نیکی کا حال ہے۔ نیکی کے پیچھے بھی اگر تقویٰ ہو اور ہمیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ ہماری اس نیکی سے خدا خوش ہو گا اور اگر ہم واقعی خدا کی خوشی چاہتے ہیں اس کی پسندیدگی کا لحاظ رکھتے ہیں تو ہم نیکیوں کو مستقل طور پر اپنا لیں گے۔ ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کس بات سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور کہ وہ کام ہمیں ضرور کرنے چاہئیں۔

پس نیکی سنوار کر کی جائے۔ بدی سے بیزاری اختیار کی جائے اور ان دونوں باتوں کے پیچھے تقویٰ کا ہاتھ ہونا چاہئے۔ ہر وہ عمل جس کے پیچھے تقویٰ نہیں ہوتا وہ اپنی خواہش کے مطابق پورا تو ہو سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث نہیں ہے۔ دراصل ہم جو کچھ کریں اس کا تعلق تقویٰ سے ہونا چاہئے تقویٰ ہماری زندگی کے کسی ایک خاص پہلو سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ زندگی کے ہر پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات جو ہم کرتے ہیں یا نہیں کرتے اور ہر بڑی سے بڑی بات جو ہم کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اس کے ساتھ تقویٰ کا تعلق ہے یعنی خدا تعالیٰ سے محبت ' اور خدا تعالیٰ سے ڈرنا۔ اگر ہمارے اعمال کی بنیاد تقویٰ ہے تو ہم یقیناً نیکی کو سنوار کر کریں گے اور بدی سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔ اور اس طرح یہ دونوں باتیں مستقلاً " ہماری زندگی کا حصہ بن جائیں گی پھر چاہے کچھ ہی ہو خدا تعالیٰ ہمیں کیسے ہی حالات میں رکھے ہم خوش رہیں گے۔ اور یہی وہ خوشی ہے جو انسانی زندگی کا مقصد کہلا سکتی ہے۔

رنگ و خوشبو نہ ہو تو پھول ہیں کیا
ایک بے جان جسم کا حُلیہ
رنگ پیدا کرو نظر کیلئے
اور خوشبو' کہ دل ہو اُس پہ فدا
اے خدا تیرے ہاتھ میں ہے یہ بات
رنگ و خوشبو سے ہم کو پھول بنا

ابوالاقبال

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ

بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب

محترم نسیم سیفی صاحب

اللہ تعالیٰ صحت کامل کے ساتھ آپ کو خدمت کی بھرپور توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اور مرکز سے تحریری رابطے کا اہم ذریعہ "الفضل" آپ کی ادارت میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے آمین۔

آپ کی تحریر کردہ کتاب "میری باتیں" تحفتہً مل گئی تھی۔ اللہ آپ کو احسن جزا دے۔

کئی بار سوچا کہ شکریہ ہی ادا کر دوں۔ مگر آپ کو لکھتے ہوئے نامعلوم کیوں ڈر لگتا تھا۔ ہاں کتاب پڑھ کر آپ پر بہت رشک آیا اور بار بار آیا کہ کاش ہم بھی اس قابل بن سکتے کہ اپنے پیارے امام کی اتنی محبت اور اتنی شفقت کے مورد ہو سکتے۔ یقیناً یہ آپ کی ساری عمر کی قربانی' جان' مال وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے عہد کو نبھانے کی کوشش کا ثمر ہے یقیناً اس میں آپ کے بزرگ والدین کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ جن کے لئے دعا کی آپ نے تحریک کی ہے۔ ہربار یہ سوچ کر کہ پہلے دعا کا حق ادا کر لوں خط لکھنے میں دیر ہوتی رہی۔ آجکل الفضل میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی ایک مختصر جامع اور ایمان افروز مختصر تحریر آرہی ہے۔ پہلی بار آئی تو بہت اچھی لگی۔ تحریک ہوئی کہ الفضل کے لئے کچھ لکھنا چاہئے مگر کیا؟ سمجھ نہ آئی۔ پھر اس میں جن عظیم لوگوں کو مخاطب کیا ہوا تھا ان میں سے کسی میں بھی اپنا شمار نہ تھا۔ آج دوبارہ پڑھ کر دل چاہ رہا تھا کہ بار بار پڑھوں پھر ایک لفظ "نااہلوں" (جو بظاہر تو حضرت میر صاحب نے اپنے ساتھ استعمال فرمایا ہے۔ میں تو ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں) میں اپنے آپ کو شمار کر کے خط لکھنے کی جسارت کر رہی ہوں۔ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے بارے میں ایک مضمون ارسال خدمت ہے مناسب ہو تو شائع فرمادیں۔ ستارہ مظفر

بعض لوگ اپنے اخلاق' اپنے کردار اور اپنے نمونے میں اتنے اچھے ہوتے ہیں کہ انسان ان سے جدائی کا تصور بھی نہیں کرتا۔ اور ان کے جانے پر بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بھی انہیں میں سے ایک تھیں۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے مجھے لاہور کی دو صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ سے واسطہ رہا۔ دونوں ہی انتہائی شفیق' محبت کرنے والی دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھنے والی تھیں دونوں کا تعلق خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ہے محترمہ صاحبزادی امتہ العزیز بیگم صاحبہ اپنی بے انتہا محبتوں اور چاہتوں کو ہمارے دلوں میں بسا کر حسب ضرورت ربوہ منتقل ہو گئیں تو سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ صدر بنیں اور ہم ان کے زیر سایہ دنیا کے گرم و سرد سے بے نیاز ان کے پیار سے جھولیاں بھرنے لگے۔ اتنی عظیم ہستی ہونے کے باوجود انہوں نے کبھی اپنی بڑائی کا احساس نہ ہونے دیا۔ بچوں سے بھی گھل مل جاتیں۔ حوصلہ افزائی کرتیں۔ زیادہ سے زیادہ مقابلوں میں حصہ لینے کی تلقین کرتیں۔ اور انعام لینے پر شاباش دیتیں۔ اور پھر جماعت کے کام کرنے کی تلقین کرتیں اور آہستہ آہستہ چھوٹی ذمہ داریاں سپرد کرتیں۔ ہمارا ان سے تقریباً 26-27 سال سے ساتھ تھا۔ ہم ان کے گھر بھی جاتے رہے اور کسی ایک گھر میں بھی اور بیت الذکر میں بھی اکٹھے ہوتے رہے۔ انہوں نے کبھی ہمیں کم علمی کا احساس نہ دلایا کبھی انفرادی طور پر کھڑا کر کے نہیں کہا کہ تمہیں اس سوال کا جواب آتا ہے یا نہیں یا کیوں نہیں آتا۔ اگر کبھی پوچھنا بھی ہوتا تو مجموعی طور پر پوچھا کہ انفرادی طور پر کوئی شرمندہ نہ ہو۔ اگر کسی نے بتا دیا تو ٹھیک ورنہ کبھی ہتک نہیں کی چاہے ناصرات کی بچی ہو یا لجنہ کی ممبر بلکہ آپ ایسے طریقے سے رہنمائی کر جاتیں کہ محسوس ہی نہ ہوتا۔ اگر کبھی آپ کے گھر کسی انفارمیشن کے لئے فون کیا تو ہمیشہ شفقت بھرے لہجے میں بات کرتیں۔ کبھی نہیں ڈانٹا کہ اس وقت کیوں فون کیا۔ حالانکہ اب تو بچوں کی شادیوں کے بعد گھر میں اکیلی ہوتی تھیں۔ اور فون رکھنے والوں کو بخوبی اندازہ ہے کہ فون سننا بھی ایک اچھی خاصی ڈیوٹی ہے۔ بے انتہا خدمت دین کرنے والی تھیں۔ بے انتہا ذمہ داریاں تھیں مگر کبھی نہیں گھبرائیں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھا۔ کبھی لہجہ کی تلخی نے احساس نہ ہونے دیا کہ آپ بہت مصروف ہیں یا پریشان ہیں۔ آپ ہمارے لئے ایسا گھنا سایہ دار درخت تھیں کہ جس کے زیر سایہ ہمیں وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ اجلاسوں میں آپ ڈسپلن رکھتی تھیں مگر اتنی سخت صدر بھی نہیں تھیں کہ کارکن ممبر ضرورت کے تحت اٹھ کر اشد ضروری کام نہ کر سکے یا اگلے اجلاس تک ملتوی کر دے۔ یا کچھ پوچھنا ہو تو اس کی ہمت ہی نہ ہو کہ اٹھ کر پوچھ سکے۔ آپ ورکرز میں اختلاف کو خاموشی سے پتہ کر لیتیں اور دونوں کو علیحدہ علیحدہ مطمئن کر دیتیں۔ اجلاس میں آتیں تو اتنی شفقت اور محبت سے سلام کرتیں کہ اس کی مٹھاس آج بھی کانوں میں رس گھولتی ہے۔ کبھی خیال نہیں کیا کہ کوئی مجھے سلام کرے آپ سچ مچ ہمارے لئے دعا کرتی تھیں۔ میٹنگ میں دیکھ کر خوش ہوتیں احساس ہی نہ ہوا کہ ہم تو بہت ہی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کے جانے کے بعد آپ کے دست شفقت کی کمی محسوس ہوتی ہے۔

آپ بہت ہی محبت کرنے والی ہستی تھیں۔ جب میری شادی ہوئی تو میں لاہور کی سیکرٹری ناصرات کے طور پر کام کر رہی تھی۔ ازراہ شفقت سیدہ محترمہ نے دعاؤں سے مجھے رخصت کیا۔ رخصتی کے وقت باتوں باتوں میں یہ ذکر کیا کہ بزرگ تو بزرگ ہوتے ہیں انہیں تو بدلا نہیں جاسکتا۔ لڑکی کو ہی بدلنا پڑتا ہے۔ یعنی حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا پڑتا ہے۔ ان کی یہ نصیحت میرے بہت کام آئی۔ زندگی میں تو ان کا شکریہ ادا نہ کر سکی۔ لیکن میں ان کی ممنون احسان ہوں اور دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایک دن آپ حسب معمول جمعہ کے بعد لجنہ کے دفتر میں تشریف فرما تھیں اور مختلف امور سر انجام دے رہی تھیں کہ ایک ممبر لجنہ نے اپنی ایم اے پاس (خوبصورت شکل کی) بیٹی کے لئے جلد رشتہ ہو جانے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے ہمدردی سے اسے پاس بٹھایا۔ اس کی سب باتیں سنیں۔ اس نے بتایا کہ ایف۔ اے میں اس کے بہت رشتے آئے تھے۔ میں یہ سوچ کر کہ ابھی تعلیم مکمل نہیں ہوئی انکار کرتی رہی۔ اور اب پریشان ہوں۔ دعا گو صدر صاحبہ یقیناً اس کے لئے دل میں دعا کر رہی ہوں گی۔ پھر فرمایا رشتوں کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اس وقت لاپرواہی نہیں کرنی چاہئے۔ پھر مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بات غور سے سنو۔ اس عورت نے بتایا کہ اب لوگ چھوٹی بیٹی کا رشتہ مانگتے ہیں۔ میں نے سیدہ صدر صاحبہ سے پوچھا کیا یہ ایف۔ اے میں کر دیتیں؟ تو فرمایا اور کیا۔ آخر تو چولہا ہی جھونکنا ہوتا ہے۔

اتنے میں ایک اور عورت اپنے پڑھے لکھے دیور کے لئے رشتہ کی درخواست کرنے آگئی۔ آپ نے دونوں کو ایک دوسرے سے رابطہ کرنے اور ایڈریس لینے کے لئے کہا۔ یقیناً یہ ایک مشفق ہستی کی دعا کا اثر تھا۔

آپ دینی شعار کی بہترین طریق پر پابندی کرتی تھیں۔ 70 سے زائد عمر میں بھی بہترین طریق پر پردہ کا اہتمام کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ سفر کے دوران آپ کے قریب بیٹھے ہوئے بھی پتہ نہ چلا کہ آپ بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں سوچتی رہی یہ احمدی خاتون لگتی ہیں کہ پردہ بہت اچھا کیا ہوا ہے۔ مئی کا مہینہ تھا۔ سخت گرمی تھی اور دوپہر کے وقت ویگن کا سفر.... لمبے سفر کے دوران آپ نے ساتھ والی عورت سے کوئی بات کی تو آواز سے میں نے پہچانا۔ سلام دعا ہوئی اور پھر کچھ باتیں ہوئیں۔ یہ باتیں اس وقت ہوئیں جب ویگن کسی اڈے پر کھڑی تھی اور مرد باہر گئے ہوئے تھے۔ آپ نے بتایا کہ کسی اجلاس میں میں نے ایک بے پردہ عورت کو پردہ کرنے کی تلقین کی تو اس نے کہا ہمیں مردوں والے سارے باہر کے کام کرنے ہوتے ہیں ہم پردہ کیسے کریں۔ تو آپ نے اسے بتایا کہ ہم بھی باہر والے سارے کام کرتے ہیں۔ آپ کون سے کاموں کی بات کر رہی ہیں۔ میں بھی آٹا لانا ہو یا بل جمع کروانے ہوں سب کام کرتی ہوں مگر میرا برقع تو میرے کاموں میں روک نہیں بنتا۔ تب اس عورت نے برقع پہننے کا وعدہ کیا۔ یہ اتنی مصروف ہستی یہ کام بھی کر لیتی ہیں میں سوچتی رہ گئی.... (ان دنوں ان کے میاں کی آنکھ کا اپریشن ہوا تھا اور آپ کی ذمہ داریوں میں اور اضافہ ہو گیا تھا)

بے شک آپ کی خدمات قابل رشک تھیں۔ زندگی کے آخری سانس تک دینی خدمات انجام دینے کی جدوجہد جاری رہی۔ خود بھی کام کیا اور محبت سے دوسروں کو بھی لگائے رکھا اور کام سکھایا آپ سے حوصلہ افزائی پانے والے دنیا کے مختلف حصوں میں خدمات دینیہ بجالا رہے ہیں۔ آپ بے انتہا خوبیوں کی مالک عظیم ہستی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے آمین۔

ooo

ایک اچھی بات

خدا کی تدبیر نے جو تقدیر ہم پر کھول دی ہے وہ تمام دنیا کی سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی تقدیر ہے۔

تعارف دینی کتب — انتصار احمد نذر

الادب المفرد

مولف۔ حضرت امام بخاری محمد بن اسماعیل بخاری (194ھ-256ھ)

حضرت امام بخاری کو تدوین حدیث کے کام میں بہت بلند مرتبہ حاصل ہے خاص طور پر آپ کی مشہور و معروف کتاب صحیح البخاری کو ہر دور میں علماء نے سر آنکھوں پر رکھا ہے اور اسے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" قرار دیا ہے۔

آپ 194ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے اور خدمت حدیث کی انجام دہی کے سلسلے میں مختلف ممالک بشمول حرمین کے سفر بھی کئے۔

امیرالمومنین فی الحدیث نے اپنی مشہور کتاب بخاری کے علاوہ آداب معاشرت پر احادیث کی ایک مستقل کتاب تصنیف فرما کر امت مسلمہ پر ایک احسان عظیم کیا ہے اور اس کا نام "الادب المفرد" رکھا ہے۔ بخاری کی طرح علماء کے طبقے میں اسے بھی مقبولیت حاصل رہی ہے۔ اگرچہ حجم میں یہ بخاری سے بہت چھوٹی ہے مگر اپنی خصوصیات کی وجہ سے نمایاں مقام کی حامل ہے شارح بخاری حضرت علامہ ابن حجر نے اس کی جن فنی خصوصیات کو بیان کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ الادب المفرد کی تقریباً نصف احادیث درجہ صحت کے اعتبار سے صحیح بخاری کے برابر ہیں اور باقی نصف قوت و صحت کے اعتبار سے صحیح مسلم کے برابر اور باقی صحاح ستہ سے قوی تر ہیں۔

2۔ جو روایات صحیح بخاری میں "تعلیقاً" (بغیر سند کے) نقل کی گئی تھیں یہاں ان کی سند بھی بیان فرمادی ہے۔

3۔ متعدد ایسی احادیث جن کے بعض کلمات میں محدثین کو اشکالات تھے اس کتاب میں ان کو واضح طور پر متعین کر دیا ہے۔

باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھی مائیں

میری ماں

نسیم سیفی

حضرت بانی سلسلہ علیہ احمدیہ اپنے کمرہ میں تشریف فرما تھے اور کسی تصنیف میں مصروف۔ ایک چھوٹی سی بچی جو ہرسیاں سے اپنی والدہ کے ساتھ آئی ہوئی تھی حضرت صاحب کو پنکھا کر رہی تھی۔ خدا جانے اس بچی کے دل میں کیا آیا کہ وہ ایک کھڑکی کے پاس چلی گئی اور جا کر کہنے لگی "حضرت جی آپ یہاں تشریف لے آئیں تو میں آپ کو پنکھا کروں" اور حضرت صاحب اٹھ کر کھڑکی کے پاس تشریف لے گئے۔ یہ بچی اکثر اپنی والدہ کے ساتھ ہرسیاں سے قادیان آیا کرتی تھی اور حضرت صاحب کے نیاز حاصل کرنے کی اسے سعادت حاصل ہوتی تھی۔ میں نے سنا ہے کہ جب اس بچی کی والدہ حضرت صاحب کے ہاں آیا کرتی تھی تو حضرت اماں جان فرمایا کرتی تھیں بس اب کچن اس کے حوالے کر دو اور اس بچی کی والدہ بعض اوقات ایک ایک ماہ تک حضرت صاحب کے گھر میں رہا کرتی تھی۔ حضرت اماں جان کی محبت سے اور شفقت سے ایسا حصہ پاتی تھی کہ جس پر دنیا کی تمام محبتیں قربان کی جاسکتی ہیں۔ اس محبت کا نتیجہ تھا کہ جب حضرت اماں جان کافی عرصہ کے بعد ایک روز علالت کی کیفیت کے باوجود اس خاتون کی ایک بیٹی کی بیوگی پر تعزیت کے لئے تشریف لائیں اور ساتھ آنے والی عورتوں میں سے ایک نے کہا کہ حضرت آج آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے پھر بھی تشریف لے آئیں تو حضرت اماں جان نے فرمایا کہ یہ وہ لڑکی ہے جس کی ماں مجھ سے عشق کی حد تک محبت کرتی تھی اس کے گھر میں تعزیت کے لئے کیسے دیر سے آتی۔

اس بیٹی کا نام صالحہ بیگم تھا اور ان کے متعلق ایک اور بڑا بابرکت واقعہ یہ ہے کہ ایک دن آپ حضرت اماں جان سے شرف ملاقات حاصل کرنے گئیں تو علیک سلیک کے بعد ابھی چارپائی پر بیٹھی ہی تھیں کہ حضرت اماں جان اٹھ کر دوسرے کمرہ میں تشریف لے گئیں اور تیل کی ایک شیشی ہاتھ میں لئے واپس آئیں تو فرمایا صالحہ آؤ میں تمہارے سر میں تیل لگاؤں۔ آج میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہارے سر میں تیل لگا رہی ہوں۔ آؤ اس خواب کو عملی طور پر پورا کرلیں۔

خالہ صالحہ بیگم میری والدہ کی چھوٹی بہن تھیں۔

جو چھوٹی بچی حضرت بانی سلسلہ کو پنکھا کرتی تھی وہ بعد میں میری والدہ بنیں۔ یا یوں کہا جائے کہ مجھے ان کا بیٹا ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پنکھا کرنے اور حضرت صاحب کے کھڑکی کے پاس چلے جانے کی روایت میں نے ماسی (خالہ) بیگم جی اہلیہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے سنی جنہوں نے اصرار کے ساتھ مجھے پیغام دے کہ یہ روایت تحریر میں آجانی چاہئے۔

میں نے بچپن میں اپنی والدہ کو قادیان میں قیام کے دوران ہر روز صبح جاگنے کے بعد مکان کے ایک حصے میں تھڑے جیسے جائے عبادت پر بیٹھے عبادت کے بعد دعائیں کرتے دیکھا اور جب وہ دعائیں ختم کرلیتی تھیں تو ہم بچوں کو ایک گھڑے میں سے نکال کر پنیاں دیتی تھیں۔ کتنی چھوٹی سی بات ہے لیکن کتنا بڑا نتیجہ پیدا کرنے والی۔ کہ ہم ہر روز اپنی والدہ کو مکان کے ایک حصہ میں عبادت کے لئے بنائی ہوئی جگہ پر عبادت کے بعد دعائیں کرتے دیکھتے تھے اور اس کے بعد ان کے دعاؤں بھرے ہاتھوں سے پنیاں لے کر کھاتے تھے۔ ان دعاؤں میں یقیناً ہماری بہتری کے لئے ہی دعائیں ہوتی تھیں۔ جس کا مجھے یوں اندازہ ہوتا ہے کہ جب میں نے کلام الٰہی ناظرہ ختم کرلیا اور سکول میں داخل ہوا تو وہ مجھے اپنے ساتھ سکول تک لے جایا کرتی تھیں اور کبھی میں سکول سے بھاگتا تھا تو برقعہ پہن کر مجھے تلاش کرتی پھرتی تھیں اور اپنے والد صاحب کے ساتھ جنہیں ہم میاں جی کہا کرتے تھے۔ سکول لے جاتیں اور نہایت پیار سے دونوں کہتے ہم اپنے بیٹے کو چیجی دیں گے بس یہاں سکول میں بیٹھو اور پڑھو اور خوب پڑھو۔ میں تیسری جماعت میں ہوا شائد دوسری میں۔ اتنے عرصہ کی باتیں سالوں کے لحاظ سے کب یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہیں۔ تو استاد صاحب نے حضرت پیر جی والا کلام الٰہی خریدنے کے لئے کہا۔ غالباً یہ اس کا پہلا ہی ایڈیشن تھا اور تین روپے میں ملتا تھا۔ ابا جی تو قادیان سے باہر ہوتے تھے اس لئے بعض اوقات مہینے کے آخر پر پیسوں کی قلت ہو جاتی تھی۔ میری والدہ اپنے والد کے پاس گئیں وہاں سے کچھ رقم لی اور مجھے ساتھ لے کر بازار گئیں۔ (ہم محلہ دار الفضل میں رہتے تھے) کلام الٰہی خریدا کچھ کاغذ خریدے اور چھ پیسے کا ایک فونٹین پن۔ اور جب شہر سے گھر واپس آئے تو کمرے کا دروازہ ابھی نہیں کھولا تھا کہ چارپائی کے پاس بیٹھ کر مجھے گلے سے لگایا۔ پیار کیا دعائیں دیں اور کہا کہ ہم اپنے بیٹے کو پڑھائیں گے اور بہت پڑھائیں گے۔ میں ان کی وفات کے بعد بہت تو نہ پڑھ سکا یہ بھی خدا کا شکر کہ ان کی دعاؤں سے اور ابا جی کی کوششوں سے بی اے کر لیا۔ شائد 1940ء میں مجھ ایسے لڑکوں کے لئے بی اے ہی بہت تھا۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ اس درجے تک تو پہنچ گیا۔

مجھے ان کی بہت سی باتیں تو یاد نہیں کیونکہ جب وہ فوت ہوئیں تو میری عمر گیارہ سال تھی۔ بس محبت یاد ہے اور ایک بات۔ لیکن وہ بات جس نے میری زندگی کی راہیں متعین کیں۔ اور وہ بات یہ تھی کہ جب بھی وہ کہتیں کہ فلاں جگہ جاؤ یا فلاں سودا فلاں جگہ سے لاؤ اور میں کہتا کہ مجھے تو اس جگہ کا پتہ نہیں وہ کہاں ہے تو وہ اکثر کہتیں کہ بیٹا لوگ تو پوچھتے پچھاتے بمبئی پہنچ جاتے ہیں۔ یہ تھا تلاش کا سبق اور میری زندگی کی ہر ہر بات کی تہ میں تلاش کا عنصر موجود رہا۔ میری ایک کتاب کا نام بھی "تلاش مسلسل" ہے۔

میں چھٹی جماعت میں تھا جب میری والدہ فوت ہوئیں۔ پانچویں کے سالانہ امتحان کا نتیجہ نکلنا تھا میں نتیجہ سننے سکول گیا ہوا تھا اور میری والدہ گھر سے چل کر آدھی راہ تک پہنچیں اور اپنے والد صاحب کے مکان کے ساتھ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئیں کہ پاس ہونے کی صورت میں مجھے اچھلتا کودتا دیکھ کر خوش ہوں گی۔ پاس تو میں ہو گیا لیکن میں سر جھکائے آ رہا تھا۔ والدہ نے اس طرح دیکھا تو پریشان ہو گئیں میں قریب آیا تو گھبرائی ہوئی آواز میں پوچھا نتیجہ کیسا رہا۔ میں مسکرایا اور بتایا کہ پاس ہو گیا ہوں۔ کھل اٹھیں اور ساتھ ہی کہنے لگیں کہ پاس ہو گئے تو پھر اس طرح سر جھکائے اور منہ لٹکائے کیوں آ رہے تھے۔

میری والدہ ہرسیاں میں پلی بڑھیں اور وہیں جوان ہوئیں۔ مکیریاں سے ان کے والد کے نام ایک خط آیا کہ نوجوان ہوں۔ ملازم ہوں۔ اگرچہ ملازمت چھوٹی سی ہے۔ رقم مل جائے تو ٹھیک ٹھاک ورنہ ٹھوٹھا اوندھا ہو جاتا ہے۔ میں نے والد صاحب سے سنا ہے کہ ہونے والے نانا جان کو تردد تھا لیکن نانی جان کہنے لگیں کہ جس صاف گوئی سے اس نوجوان نے اپنی کیفیت لکھی ہے مجھے یقین ہے کہ یہ رشتہ خدا کے فضل سے ٹھیک ہی رہے گا چنانچہ یہ رشتہ ہو گیا والد صاحب (حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب) جنہوں نے حکومت کی سروس کے بعد تقریباً تیس سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں بیرونی ممالک کے طلباء کو اردو زبان پڑھائی بھی رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔ گویا میری والدہ بھی رفیقہ حضرت بانی سلسلہ تھیں اور میرے والد بھی رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔

جب قادیان میں مکان بنانے کے لئے ابا جی نے والدہ سے ذکر کیا تو انہوں نے اپنا تھوڑا بہت زیور جو کچھ بھی تھا دے دیا کہ قادیان میں مکان بنانے سے زیادہ بابرکت بات کیا ہو گی چنانچہ ابا جی کے پاس کچھ رقم تھی کچھ رقم ان زیورات نے فراہم کر دی اور قادیان میں مکان بن گیا۔ اس مکان میں میری پیدائش ہوئی۔

ایک اور بات جو میرے ذہن پر نقش ہے اور جس کے سرور سے میری روح شاداں و فرحاں رہتی ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ والد صاحب نوکری کے سلسلہ میں اکثر قادیان سے باہر رہتے تھے اور ہم۔ والدہ اور بچے۔ قادیان میں۔ اس لئے گاہے گاہے ہمیں بھی ابا جی باہر اپنے پاس بلوا لیتے تھے۔ اس سلسلہ میں اماں جی ملکہ ہانس۔ دیپال پور۔ لاہور۔ بھکر اور باغبانپورہ کچھ کچھ عرصہ ابا جی کے پاس رہیں۔ جب بھی قادیان سے باہر جانا ہوتا تھا مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے کہ والدہ محترمہ حضرت امام جماعت الثانی سے اجازت حاصل کرنے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔ حضرت صاحب دعاؤں کے ساتھ اجازت دیتے اور پھر اپنے بھائی محترم ماموں عبد الرحیم صاحب (جو بعد میں درویش بنے اور قادیان کے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں) کو بٹالہ یا امرتسر تک ساتھ لے کر جاتیں اور وہ وہاں ہمیں اس گاڑی میں بٹھا دیتے جو منزل مقصود تک لے جاتی۔

والدہ صاحبہ لکھ تو نہ سکتی تھیں لیکن پڑھ لیتی تھیں چنانچہ ہم نے اکثر انہیں کتابیں پڑھتے دیکھا۔ اور بعض پنجابی کے شعر ان کی زبان سے اکثر سنے گئے۔

اگرچہ شروع میں صحت بہت اچھی تھی اور انہیں یہ کہتے اکثر سنا گیا کہ ہمیں پتہ نہیں ہوتا تھا کہ تھکان کسے کہتے ہیں لیکن جلد ہی ان کی صحت گرنے لگی اور جب میں تیسری چوتھی جماعت میں تھا اور اس وقت ہم بھکر میں رہتے تھے وہ اکثر اپنے سر کے سفید بالوں کا ذکر کرتیں کہ لگتا ہے کہ اب تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں۔ میں ان کی چارپائی کے پاس بیٹھ کر روتا اور وہ مجھے دلاسا بھی دیتیں اور زندگی کے جلد ختم ہونے کی باتیں بھی کرتیں۔ لاہور میں تھے تو میں ان کے ساتھ ایک دو دفعہ میو ہسپتال دوائی بھی لینے گیا۔ یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ تکلیف کیا ہے البتہ وہ خود یہ کہا کرتی تھیں کہ میرے پیٹ میں غم کے گولے ہیں۔ ویسے بظاہر غم کوئی نہیں تھا۔

ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل ابا جی مجھے اپنے ساتھ باغبانپورہ لے گئے کہ وہاں میرے پاس رہ کر پڑھے گا تو شاید تعلیم زیادہ بہتر ہو سکے۔ میں والدہ کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔ چند روز جو ابا جی کے ساتھ باغبانپورہ میں قیام کیا روتا رہا اور میرے اس رونے نے ابا جی کو بھی پریشان کر دیا۔ اس سے پہلے باغبانپورہ میں والدہ بھی ساتھ تھیں تو باغبانپورہ ٹھیک ٹھاک تھا۔ اب ان کے بغیر ابا جی کے ساتھ رہنا پڑا تو ایک لمحہ دل نہیں لگتا تھا۔ آخر ابا جی نے مجھے واپس بھجوا دیا۔ قادیان واپس آنے کے کچھ دیر بعد والدہ بیمار ہوئیں اور اسی بیماری سے ان کی وفات ہو گئی۔ مجھے یاد ہے کہ وفات سے دو تین دن پہلے یہ کہنا شروع کیا کہ مجھے بہشتی مقبرہ لے جاؤ اور کھانے کے لئے انگور لا کر دو۔ اس کے دو تین دن بعد فوت ہو گئیں۔ اب وہ خود تو کچھ کہہ نہ سکتی تھیں ان کے واسطے سے ایک اور سبق مل گیا اور وہ یہ کہ جب جنازہ صحن میں پڑا تھا اور میں زار و قطار رو رہا تھا تو ابا جی نے جو دیوار کے قریب دیگر احباب کے ساتھ زمین پر ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا "ماں ہی مری ہے خدا تو نہیں مر گیا" خدا کا شکر ہے کہ ہر شخص جس سے کوئی تعلق تھا فوت ہوا تو صرف وہی فوت ہوا میرا خدا 'ہاں میرا خدا' زندہ رہا اور مجھے یہ سبق مل گیا کہ خدا زندہ ہے۔ زندہ رہنے والا ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔

والدہ کی وفات کے بعد ایک دفعہ پھر ابا جی نے پوچھا کہ اب میرے ساتھ جانا ہے یا یہیں رہنا ہے تو میں نے جواب دیا کہ ماں کی ممتا نہیں رہی تو اب آپ مجھے جہاں چاہیں لے جائیں چنانچہ میں پھر ابا جی کے ساتھ باغبانپورہ چلا گیا۔ اور وہاں سے شیخوپورہ جہاں سے میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد لاہور اسلامیہ کالج میں داخل ہو گیا۔ گویا والدہ کی وفات کے بعد یا والد صاحب کے ساتھ رہا یا لاہور میں اکیلا۔

وہ بچی جو حضرت صاحب کو پنکھا کرتے ہوئے کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی اور اس کی درخواست پر حضرت صاحب بھی کھڑکی کے پاس تشریف لے گئے تھے میری ماں بنی اور زندگی میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید احمد طیب بہاولنگر

اچھی مائیں

(محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ)

میری پیاری امی جان آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر عزیز احمد صاحب بشیر آباد سندھ جولائی 1996ء میں ہم سے جدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔

چند دن قبل الفضل میں "اچھی مائیں" کے عنوان سے نئے سلسلہ کے آغاز کا اعلان پڑھ کر دل میں یہ تحریک اٹھی کہ اپنی ماں کے بارہ میں ضرور کچھ لکھوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری پیاری والدہ کو بھی چند ایسی نمایاں خوبیوں سے نوازا تھا جو میں سمجھتا ہوں کہ بہت سی مستقبل کی ماؤں کے لئے مشعل راہ بن سکتی ہیں۔ میری پیاری امی جان نے ساعیلہ ضلع گجرات کے بانی مخلص احمدی گھرانہ میں جنم لیا۔ آپ کے والد یعنی میرے نانا چوہدری محمد ابراہیم صاحب گاؤں کے نمبردار اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ اور آپ کی والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ کھاریاں کے اولین رفقاء میں ایک نہایت ہی بزرگ حضرت مولوی فضل دین صاحب کی پوتی تھیں۔ اور اپنے دادا کے نہایت اخلاص کے رنگ میں خوب خوب رنگین تھیں۔

میرے نانا اور نانی صاحبہ نے اپنی ساری اولاد کی تربیت نہایت عمدہ رنگ میں کی تھی۔ چنانچہ سب اولاد ہی خدا کے فضل سے کلام الٰہی با ترجمہ ابتدائی عمر سے ہی پڑھ کر آخر عمر تک اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ کسی نہ کسی طرح سے خدمت کلام الٰہی کی توفیق بھی پاتی رہی۔

میری والدہ محترمہ بھی کلام الٰہی پنجابی ترجمہ کے ساتھ جانتی تھیں۔ جہاں جہاں بھی ہماری رہائش رہی' امی جان کے پاس کلام الٰہی پڑھنے والے بچے بچیاں آتے رہے۔ اپنی ساری اولاد کو بھی انہوں نے خود ہی کلام الٰہی پڑھایا۔ خاکسار نے بھی قاعدہ سے شروع کر کے دوسرے پارہ تک ترجمہ اپنی امی جان سے ہی پڑھا۔ عام تعلیم تو شاید دوسری یا تیسری کلاس تک آپ حاصل کر سکی تھیں۔ لیکن یہ کلام الٰہی پڑھنے اور پڑھانے کی برکت تھی کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی کتب سے لے کر عام ادبی کتب تک کا مطالعہ بآسانی اور بڑے شوق سے کرنے کی عادی تھیں۔ اور جو کچھ اخذ کرتیں اپنے بچوں کو بھی گاہے بگاہے اس سے آگاہ کرتی رہتیں۔ آپ کی اس عادت سے ہمیں خدا کے فضل سے بہت فائدہ پہنچا۔ اور بہت سی دعائیں اور اچھے واقعات اور بنیادی تعلیمات سے ہمارے کان زمانہ طفولیت میں آشنا ہو گئے۔ میری والدہ صاحبہ کی بہت سی نیک عادات و خصائل میں سے ایک یہ تھی کہ تقریباً ساری عمر کبھی بھی کسی عزیز رشتہ دار سے نہ کسی ہمسائی وغیرہ سے نہ تو تلخ کلامی ہوئی نہ ہی کوئی جھگڑا۔ اور یہ آپ کی ایسی عظیم خوبی تھی جس کا اظہار وہ تمام مستورات کرتی ہیں جنہیں ہماری ہمسائیگی میں رہنے کا موقع ملا۔

اسی طرح اگر کوئی ہمسائی یا کوئی بھی عورت آ کر عام عادت کے مطابق کسی کا گلہ شکوہ وغیرہ کرتی جس طرح کہ عام لگائی بجھائی کرنے والیوں کی عادت ہوتی ہے یا کوئی اپنے کسی سے لڑائی جھگڑے وغیرہ کا ذکر کرتا تو کبھی اس کا ذکر کسی اور سے نہ کرتیں۔ اور آپ کی اس خصلت کی وجہ سے بہت سی عورتیں اپنے گھر کی بہت سی رازکی باتیں بھی اس اعتماد سے آپ کے ساتھ کرتیں کہ آپ سے آگے یہ بات کہیں نہیں جائیں گی۔

بہت زیادہ باتیں کرنا اور باتوں سے لطف اٹھانا آپ کو بالکل پسند نہ تھا۔ اکثریوں ہوتا کہ کوئی عورت آکر کئی کئی گھنٹے اپنی سناتی رہتی اور آپ صرف ہوں ہاں ہی کرتی رہتیں۔ اور کبھی بھی کسی کے متعلق بات نہ کرتیں۔ آپ کی شخصیت کا ایک نہایت روشن پہلو صبر اور تحمل تھا۔ آپ کی دو بیٹیاں اور چھ بہن بھائی آپ کی زندگی میں فوت ہوئے۔ ہر وفات پر آپ کا صبر مثالی ہوتا۔ اور کبھی بھی جزع فزع وغیرہ کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ ایسے ہر موقع پر آپ صبر و تحمل کا ایک پیکر بن جاتیں اور ذکر الٰہی اور دعا میں بہت زیادہ مشغول رہتیں۔

گھر میں آنے والے ہر مہمان سے خواہ رشتہ دار ہوتا یا ویسے کوئی واقف کار' غریب ہوتا یا متمول' نہایت دلجمعی سے مہمان نوازی کے ساتھ ساتھ اس سے دیگر عزیز و اقارب اور اہل خانہ کا اکثر تفصیلی حال احوال پوچھا کرتیں اس قدر دلچسپی اور ہمدردی سے پوچھتیں کہ ہر آنے والا بہت اپنائیت محسوس کرتا۔

عزیز و اقارب اور ہمسائیوں وغیرہ کے ہاں بے مقصد آنے جانے سے ہمیشہ احتراز کرتیں۔ البتہ خوشی غمی وغیرہ کا مواقع اور کسی کی علالت وغیرہ کے موقع پر ضرور جاتیں۔ اور بے مقصد زیادہ دیر کبھی نہ بیٹھتیں۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کا جذبہ آپ کی فطرت کا خاصہ تھا۔ ایک طرف تو جماعتی چندوں میں بہت باقاعدہ تھیں۔ اور حتی الامکان اپنی استطاعت سے بڑھ کر ہی قربانی کرتیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آنے والے سوالیوں اور آس پاس کے غرباء کی مدد باقاعدگی سے مختلف صورتوں میں کرتی رہتیں۔

یہ بھی آپ کی دین کے لئے خدمت اور قربانی کے جذبہ کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ سے خاکسار کے والد محترم مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب نے اپنے اکلوتے بیٹے (خاکسار) کو وقف کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا تو آپ نے بصد شوق والد صاحب کے اس مشورہ کو عملی جامہ پہنانے کی اجازت دی۔ آپ سے اکثر اوقات بعض عورتیں کہا کرتیں کہ بہن تمہارا ایک ہی بیٹا ہے۔ تم اسے پڑھاتیں' یا پھر کہیں باہر بھیجتیں' تم نے یہ کیا کیا؟ تو آپ کا یہی جواب ہوتا کہ مجھے میرے اللہ نے ہی یہ بیٹا دیا ہے اور اس کی راہ میں اسے ہم نے پیش کیا ہے۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ اس سے اچھے مقام تک ہم نہیں پہنچا سکتے تھے۔

خاکسار جامعہ احمدیہ میں حصول علم کے دوران جب بھی تعطیلات میں سندھ اپنے گھر جاتا تو ہمیشہ مسکراتے چہرے سے استقبال کرتیں اور اسی طرح دعائیں دیتے ہوئے رخصت کرتیں۔ کبھی مجھ پر ایسا تاثر نہ ہونے دیتیں کہ وہ بہت اداس یا پریشان ہیں حالانکہ آخری دس بارہ سال آپ نے دل کی تکلیف میں گزارے۔ اور آپ کی وفات کے بعد میری بہنوں نے بتایا کہ جب بھی تمہارا آنے کا پروگرام ملتا تو اکثر روزانہ کہا کرتیں کہ آج اتنے دن رہ گئے' آج اتنے دن رہ گئے۔ اور مجھ پر اس بات کا اظہار صرف اس لئے نہ کرتیں کہ کہیں اس سے میرے دل پر کہیں کوئی اثر نہ پڑے۔

زندگی کے آخری دو تین سالوں میں آپ کی تکلیف بہت شدت اختیار کر گئی تھی۔ لیکن آپ نے بہت صبر سے اس تکلیف کو برداشت کیا۔ جب تکلیف خاص بڑھ چکی ہوتی تو اکثر اظہار کرتیں۔ لیکن پھر بھی صبر کا دامن کبھی نہ چھوٹتا۔ اسی دل کی تکلیف سے آپ کی وفات ہوئی۔ میرا پیارا مولیٰ میری اتنی عظیم ماں کو جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب میں ان کی اتنی عظیم صفات کو قائم رکھے۔ آمین

○○○

○

غم کی لہریں دل میں اِک طوفان اٹھانے آتی ہیں
یا شائد یہ میری ناؤ پار لگانے آتی ہیں

بے سوچے بے سمجھے میرا لمحہ لمحہ بیت گیا
جانے وقت کی گھڑیاں مجھ کو کیا سمجھانے آتی ہیں

میں سمجھا تھا اس کی یادیں میرا دل بہلائیں گی
یہ تو میرے روتے دل کو اور رلانے آتی ہیں

لوگوں کی آوازوں کا سنّاٹا مجھ پر چھایا ہے
بات بگڑ جائے تو پھر کیا بات بنانے آتی ہیں

خوشیوں میں غم گھل جائے تو ایک سبق مل جاتا ہے
ایسی باتیں میری راہ سے روک ہٹانے آتی ہیں

میری یہ کیفیت' میرا روگ' کہ میرا دارو ہے
میری سوچیں ہِر پھِر کر مجھ کو بہکانے آتی ہیں

دور افق کے پار کسی نے جھینپ کے مجھ کو دیکھا ہے
یہ سوئی سوئی آنکھیں کس کا روپ دکھانے آتی ہیں

آنگن آنگن غم پھیلے ہیں گلیوں گلیوں رنج
آج نسیم ہوائیں بھی کچھ بات بتانے آتی ہیں

نسیم سیفی

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سٹاک مارکیٹ کا بحران

مغربی طرز کے سرمایہ دارانہ نظام معیشت میں سٹاک مارکیٹ کو ایک کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ اس مارکیٹ میں مختلف کمپنیوں کے شیئرز کا لین دین ہوتا ہے۔ یہ سٹاک مارکیٹ چھوئی موئی کے پودے کی طرح نازک اور حساس ہوتی ہے۔ ذرا سی تبدیلی سے اس کا انڈیکس گرنے یا چڑھنے لگتا ہے۔ اور آئے دن خبر ملتی ہے کہ سٹاک ایکس چینج میں انڈیکس گر جانے سے سرمایہ کاروں کے کروڑوں اور اربوں روپے ڈوب گئے۔ اس کے ماہرین وہ ہوتے ہیں جو ہوا کا رخ پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو شخص یہ صلاحیت نہیں رکھتا وہ نقصان اٹھاتا ہے۔

خبر ملی ہے کہ ہانگ کانگ کے سٹاک ایکس چینج میں اس عشرے یعنی دس سالوں کے عرصے میں ریکارڈ کمی ہو گئی ہے۔ اور یہ کمی محض خدشات کی بناء پر ہوئی ہے۔ یہ کمی 10.5 پوائنٹس ہے ایک دن میں اتنی کمی دس سالوں کے عرصے میں نہیں ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سنگاپور 'فلپائن' اور ملائیشیا میں کاروبار متاثر ہوا ہے اور وہاں بھی انڈیکس گر گیا ہے۔ مشرق بعید کی اہم مارکیٹوں میں یہ پوائنٹ انڈیکس گرنے سے یورپی مارکیٹوں پر بھی اثر پڑا ہے۔ اور ایک ملک یعنی ہانگ کانگ کی مارکیٹ میں مندے کے رجحان نے گویا ساری دنیا کے سٹاک ایکس چینجوں میں ہلچل مچادی ہے۔ یہ نظام جو مارکیٹ کے استحکام کی بنیاد ہے اب اس نظام کے گلے کا طوق بنتا جا رہا ہے جس سے جان چھڑانے کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔

فی الحقیقت دنیا کا سرمایہ دارانہ نظام اس وقت ٹوٹ پھوٹ کے دور میں داخل ہو گیا ہے۔ عالمی سطح پر یہ نظام ٹوٹ کر گرنے اور بکھرنے کے قریب ہوتا جا رہا ہے مگر عالمی سرمایہ کاروں کو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ اس کا متبادل کیا ہو گا۔ اب دنیا کی فیصلہ کن طاقت اسلحہ اور سیاسی طاقت کی بجائے معیشت کی طاقت بنتی جا رہی ہے بلکہ بن چکی ہے۔

OOO

صدر منڈیلا لیبیا کی حمایت میں

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے لیبیا پہنچ کر لیبیا کے خلاف پابندیاں ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ لیبیا کا دورہ کرنے والے گذشتہ چند سال میں پہلے سربراہ مملکت ہیں۔ انہوں نے لیبیا پر فضائی سفر کی پابندیوں کی وجہ سے تیونس سے طرابلس تک کا سفر کار پر طے کیا اور پھر لیبیا میں داخل ہوئے۔ امریکہ اور مغربی ممالک نے اقوام متحدہ کے ذریعے کئی سال قبل لیبیا پر اقتصادی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اور آج کی دنیا میں جس ملک پر سیاسی دباؤ ڈالنا مقصود ہوتا ہے اس کو اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دے دی جاتی ہے۔ اور جہاں جہاں یہ پابندیاں پوری شدت سے نافذ کی جاتی ہیں وہاں کے لوگوں کی زندگی اجیران کر دی جاتی ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ عراق کے خلاف فضائی سفر کی پابندیاں عائد کرنے چاہتے ہیں جبکہ روس اور فرانس اس کے مخالف ہیں۔ عراق کو ہر لحاظ سے مفلوج کرنے کے بعد بھی امریکہ اور مغربی ملکوں کا دل نہیں بھرا۔ اب بھی وہ عراق پر مزید پابندیاں عائد کرنا چاہتے ہیں۔

OOO

یاسرعرفات کا مغربی ملکوں کا دورہ

فلسطین کے صدر یاسرعرفات مغربی ملکوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کا مقصد اسرائیل کے ساتھ مذاکرات میں مغربی ملکوں کی حمایت حاصل کرنا ہے۔ صدر یاسرعرفات اس سلسلے میں فرانس پہنچے تو ان کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ مسٹر عرفات فرانس کے بعد جرمنی بھی جائیں گے اور ان ممالک سے اپنے حق میں اسرائیل کے خلاف سفارتی مدد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

OOO

الجزائر میں 60 ہزار افراد کی ہلاکت

1992ء سے لے کر اب تک گزشتہ 5 سال میں قریباً 60 ہزار افراد الجزائر میں جاری شدہ گڑ بڑ کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اس لحاظ سے گویا ہر سال 5 ہزار افراد اور قریباً 15۔ افراد روزانہ کی تعداد بنتی ہے اور جیسا کہ عرض کیا گیا ہے یہ ہلاکتیں 5 سال سے جاری ہیں۔ یہ تعداد افریقہ کے قبائلی مناقشات نہیں ہیں بلکہ اسلام کے نام پر مسلمانوں کے دو طبقات کی باہمی لڑائی ہے اور اس کو اسلام کی جنگ قرار دیا جا رہا ہے۔

یہ باتیں اس وقت سامنے آئی ہیں جب الجزائر میں بلدیاتی انتخابات کا چرچا ہو رہا ہے۔ ملک میں ایک کروڑ 60 لاکھ ووٹر ہیں جو 80 ہزار امیدواروں میں سے اپنی پسند کے امیدواروں کو ووٹ دے کر کامیاب کریں گے۔ ملک میں جاری تشدد کی وجہ سے سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ تشدد 1992ء کے عام انتخابات کے بعد شروع ہوا تھا جبکہ اسلامی نجات محاذ کی کامیابی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا گیا تھا اور انتخابات کالعدم قرار دے دیئے گئے تھے۔

OOO

چندہ تحریک جدید کی وصولی

O تحریک جدید کا سال رواں اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ وصولی کو سو فیصد عمل میں لا کر رقم جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اول)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 28- اکتوبر 1997ء

- 12-00 جرمن سروس
- 1-00 رات۔ اردو کلاس۔
- 2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
- 3-00 ہومیوپیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
- 4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
- 5-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
- 6-00 لقاء مع العرب۔
- 7-00 سپورٹس بیڈ منٹن۔ ربوہ بمقابلہ سرگودہا۔
- 8-00 اردو کلاس۔
- 9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
- 10-00 ہومیوپیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
- 11-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
- 12-00 پشتو پروگرام۔
- 1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
- 2-00 لقاء مع العرب۔
- 3-00 اردو کلاس۔
- 4-00 طبی معاملات۔ بواسیر۔ مہمان۔ ڈاکٹر ولی محمد ساغر۔ میزبان۔ ڈاکٹر سلطان اے مبشر۔
- 4-30 تونسہ کے رفقاء کا ذکر۔
- 5-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
- 6-00 انڈونیشین پروگرام۔
- 7-00 بنگالی پروگرام۔
- 8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
- 9-00 لقاء مع العرب۔
- 10-00 نارویجین پروگرام۔
- 11-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔

بدھ 29- اکتوبر 1997ء

- 12-00 جرمن سروس
- 1-00 رات۔ اردو کلاس۔
- 2-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
- 3-00 ترجمہ کلام الٰہی۔
- 4-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
- 4-30 حکایات شیریں۔
- 5-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔
- 6-00 لقاء مع العرب۔
- 7-00 طبی معاملات۔ بواسیر مہمان ڈاکٹر ولی محمد ساغر میزبان۔ ڈاکٹر سلطان اے۔ مبشر۔
- 8-00 اردو کلاس۔
- 9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
- 10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
- 11-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔
- 12-00 سواحیلی پروگرام۔
- 12-30 تقریر۔
- 1-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
- 2-00 لقاء مع العرب۔
- 3-00 اردو کلاس۔
- 4-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
- 5-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 عربی زبان سیکھئے۔
- 6-00 انڈونیشین پروگرام۔
- 7-00 بنگالی پروگرام۔
- 7-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
- 9-00 لقاء مع العرب۔
- 10-00 فرنچ پروگرام۔
- 11-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔

جمعرات 30- اکتوبر 1997ء

- 12-00 جرمن سروس
- 1-00 رات۔ اردو کلاس۔
- 2-00 المائدہ۔
- 3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
- 4-00 ترکی زبان سیکھئے۔
- 5-30 عربی پروگرام۔
- 5-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
- 6-00 لقاء مع العرب۔
- 7-00 کینیڈین ہورائزن۔
- 8-00 اردو کلاس۔
- 9-00 ترکی زبان سیکھئے۔
- 9-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
- 9-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
- 11-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
- 12-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ خطبہ 16-2-96۔
- 1-00 المائدہ۔
- 2-00 لقاء مع العرب۔
- 3-00 اردو کلاس۔
- 4-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔ حصہ 19۔
- 4-30 الزامات کے جواب حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 37 (14-7-94)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ اول-

5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-

5-30 ڈچ زبان سیکھئے-

6-00 انڈونیشین پروگرام-

7-00 بنگالی پروگرام-

8-00 ہومیوپیتھی کلاس-

9-00 لقاء مع العرب-

10-00 روسی پروگرام-

11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-

11-30 چلڈرنز کارنر-

OOO

بقیہ صفحہ 3

4-اس میں ایسی بہت سی روایات بھی ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں-

غرضیکہ آداب سکھانے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بے حد فائدہ مند ہے-

خلافت لائبریری ربوہ میں اس کا جو نسخہ موجود ہے وہ مطبع التازیہ نے شائع کیا ہے اور اس کے 191 صفحات ہیں- جبکہ مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور دار الاشاعت کراچی نے اسے شائع کیا ہے-

OOO

بقیہ صفحہ 4

تلاش اور تلاش مسلسل کا سبق دے کر فوت ہونے کے بعد بالواسطہ اس طرح یہ سبق مل گیا کہ چاہے کوئی اس دنیا سے رخصت ہو تمہارا خدا زندہ ہے- اور اپنی زندگی کو اسی کے ساتھ وابستہ رکھو اور اس کے لئے مر کر بھی انسان زندہ رہتا ہے کیونکہ خود خدا ہمیشہ زندہ رہنے والی ہستی ہے- سلامتی ہو میری والدہ پر اور میری والدہ جیسی تمام خواتین پر-

میری والدہ کے ہاں پانچ بچے پیدا ہوئے ایک بچی جوان کا تیسرا بچہ تھا چند دن زندہ رہ کر فوت ہو گئی- سب سے بڑی بیٹی ہمشیرہ امتہ الرحمن صاحبہ 1914ء میں پیدا ہوئیں اور 1943ء میں فوت ہو کر قادیان میں بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں- دوسرا بچہ میں تھا- میرے بعد جو بچی پیدا ہوئی وہ دو چار دن زندہ رہ کر فوت ہو گئی- اس کے بعد ایک بیٹی امتہ الحفیظ پیدا ہوئی جو چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کی اہلیہ تھیں اور ان کے بعد آخری بچہ فیض محمد صادق صاحب جو اب ایڈووکیٹ ہیں اور آج کل لندن میں قیام پذیر ہیں-

میری والدہ کا نام رحیم بی بی تھا اور وہ میاں فضل محمد ہرسیاں والے (جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب میں مولوی فضل محمد لکھا ہے) کی سب سے بڑی بیٹی تھیں- یہ میاں فضل محمد صاحب وہی ہیں جن کے متعلق روایت آتی ہے کہ 45 سال کی عمر میں خواب دیکھا کہ زندگی کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے اور جب یہ خواب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو سنائی گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمر دگنی بھی تو کر سکتا ہے اور پھر حضرت میاں فضل محمد صاحب 90 سال کی عمر میں فوت ہوئے- آپ نے 1896ء میں حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا- وفات ربوہ میں ہوئی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خطبہ میں عمر دگنی ہونے والی بات کا ذکر فرما کر اس روایت کو زندۂ جاوید کر دیا- اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے خاندان کے لئے برکتوں کے دروازے کھول دئے- اللہ تعالیٰ ہمیں ان برکات کے متحمل ہونے کی سعادت عطا فرمائے- آمین-

OOO

بقیہ صفحہ 1

المجیب صاحبہ محترم قریشی فضل الرحمان صاحب بسمل بھیروی کی پوتی اور محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب ابن حضرت ماسٹر عبد الرحمان (مہر سنگھ) صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نواسی ہیں- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس شادی کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت فرمائے-

---

زیارت مرکز حلقہ ہڈیارہ ضلع لاہور

O مورخہ 3-اکتوبر 97ء بروز جمعہ حلقہ ہڈیارہ ضلع لاہور کے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم عبد الستار صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ اور مکرم حافظ محمود احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کے ہمراہ رات دس بجے ربوہ پہنچا- اس وفد میں 20 بچے اور 22 خواتین اور 8 دیگر احباب شامل تھے-

وفد کے قیام و طعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا- اگلے روز اراکین وفد نے بہشتی مقبرہ' بیت المبارک' بیت اقصیٰ' نمائش صد سالہ جوبلی' دفتر الفضل کا دورہ کیا- الفضل کے دفتر میں مکرم یوسف سہیل شوق صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل سے بچوں نے ملاقات کی محترم یوسف سہیل شوق صاحب نے الفضل اخبار کا تعارف کروایا اور قیمتی نصائح سے نوازا-

لجنہ اماء اللہ پاکستان کی نمائندہ مکرمہ شاہین روحی صاحبہ سیکرٹری ناصرات مکرمہ مبشرہ بشارت صاحبہ سیکرٹری تعلیم' مکرمہ امتہ الحفیظ عابدہ صاحبہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد سے بچوں جنہوں نے بچوں کو خواتین نے ملاقات کی اور قیمتی نصائح سے نوازا-

بچوں کے علمی اور تربیتی امور کا جائزہ مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ نے لیا اور توجہ طلب امور کی راہنمائی کی-

وفد نے دفتر وکالت وقف نو کا دورہ کیا جہاں وقف نو سے متعلق معلومات حاصل کیں- وکالت کی طرف سے مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد نے ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دیئے- 4-اکتوبر کو 5- بجے سہ پہر وفد ربوہ کی نیک اور دیرپا یادیں لئے واپس اپنے گھروں کو روانہ ہوا-

(وکالت وقف نو)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

O محترم مجیب الدین امجد صاحب آڈیٹر حلقہ کی اہلیہ محترمہ فریدہ مجیب صاحبہ صدر لجنہ نمبر2 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا اتفاق ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے لیکن تکلیف ابھی ہے احباب جماعت سے ان کی شفا کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے-

O مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دار العلوم غربی ربوہ حلقہ صادق ربوہ کے خسر مکرم مرزا محمد ابراہیم صاحب آف کلاس والا- دار الرحمت شرقی ربوہ کو گذشتہ دنوں گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے- احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

O مکرم خالد رشید چیمہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبد الرشید چیمہ صاحب صدر جماعت احمدیہ منڈیکی بیدیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مورخہ 4/5 ستمبر 1997ء کی شام کو اپنی ڈیوٹی سے واپس آتے ہوئے راہ مولا میں قربان ہو گئے- ان کی عمر 26 سال تھی- موصوف نے ایک بچہ بعمر 5 ماہ اور بیوہ یادگار چھوڑی ہیں- اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

O محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب پٹواری وڑائچ شادی وال اچھر کے ضلع گجرات بعمر 62 سال مورخہ 6-10-97 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں- ان کی میت ربوہ لائی گئی 7-10-97 کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا- اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی- موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے-

اعلان داخلہ

O انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

(۱) ایجوکیشن ایلیمنٹری (۲) سیکنڈری (۳) اسلامک (۴) بزنس ایجوکیشن (۵) سائنس ایجوکیشن (۶) ٹیکنالوجی ایجوکیشن

فارم وغیرہ 75 روپے کے عوض دستی یا 100 کا بینک ڈرافٹ ارسال کر کے منگوائے جا سکتے ہیں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم نومبر 97ء ہے-

(نظارت تعلیم)

اعلان دار القضاء

O (محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم میجر عبد الحمید صاحب) محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ وغیرہ ورثاء مکرم میجر راجہ عبد الحمید صاحب ساکن مکان نمبر 10/8 دار الصدر شمالی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- لہٰذا ان کا مذکورہ قطعہ برقبہ 2 کنال 2 مرلے انکے پسران مکرم عبد المالک صاحب اور مکرم عبد الخالق صاحب کے نام بحصہ برابر منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

۱- محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ (بیوہ)

۲- مکرم عبد المالک صاحب (پسر)

۳- مکرم عبد الخالق صاحب (پسر)

۴- محترمہ امتہ الحمید صاحبہ (دختر)

۵- محترمہ امتہ الرشید صاحبہ (دختر)

۶- محترمہ امتہ الحفیظ فوزیہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں-

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

O (مکرم ملک شمس الدین صاحب بابت ترکہ مکرم ملک فضل دین صاحب)

مکرم ملک شمس الدین صاحب ولد مکرم ملک فضل دین صاحب (وصیت نمبر 7375) ساکن مکان نمبر 9/52 دار العلوم وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- لہٰذا ان کا قطعہ / مکان مذکورہ برقبہ 10 مرلہ میرے نام منتقل کیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

۱- مکرم ملک قمر الدین صاحب (پسر)

۲- مکرم ملک شمس الدین صاحب (پسر)

۳- محترمہ حمیدہ اختر صاحبہ (دختر)

۴- محترمہ بدر ممتاز اختر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

خواہش ہو- اور تمہارے سب کام اسی خواہش کے نیچے ہوں- جو نہ تو اسے ہٹا سکیں- اور نہ اس کے ماتحت کام کرنے سے ہٹا سکیں-

یہ بات اگر تم میں پیدا ہو جائے تو تمہیں وہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے جو مشاہدہ کا درجہ ہے- اور ایسی جماعت کے لئے پھر کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی- کہ ٹھوکر کھا جائیں گے- حضرت معین الدین چشتی- حضرت شہاب الدین سہروردی اور دوسرے بزرگوں نے دین کی بڑی خدمت کی ہے- ان کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہ" امام شافعی" امام مالک" امام حنبل" اور ائمہ جو گذرے ہیں- یہ سب اہل اللہ تھے- اور ان سب کا روحانیت سے تعلق تھا- گو انہوں نے علم کی مختلف شاخیں تقسیم کر لی تھیں- (از خطبہ 2 دسمبر 1921ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد کو متعین کرنے کے بارے میں 29- اکتوبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ تاہم اس کا ایجنڈا خفیہ رکھا گیا ہے۔ اجلاس سے قبل سینٹ اور قومی اسمبلی میں مسلم لیگ اور اتحادی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس بھی طلب کیا گیا ہے جس کی صدارت وزیر اعظم محمد نواز شریف کریں گے۔ اس بات کا اعلان عدلیہ کے ساتھ حکومتی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ اور صوبائی رابطے کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی نے ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ ایوان صدر میں کوئی صدارتی فارمولا طے نہیں کیا گیا۔ ججوں کی تعداد متعین کرنے کا اختیار صرف پارلیمنٹ کو ہے اس مسئلے پر صدر کا موقف حکومت سے ہم آہنگ ہے حکومت یہ مسئلہ محاذ آرائی سے حل نہیں کرنا چاہتی ورنہ اب تک کر چکی ہوتی۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ سپریم کورٹ کی یونٹی برقرار رہے صدر سے اسمبلی توڑنے کا اختیار اس لئے لیا گیا کہ یہ پوری قوم کا مطالبہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لیں گے۔ حکومت چیف جسٹس اور بعض ججوں کے درمیان اختلاف آئینی توجیہہ پر ہے حکومت کا کہنا ہے کہ ججوں کی تعداد 17 نہیں جبکہ چیف جسٹس کہتے ہیں کہ فی الحال پانچ جج جو مانگے ہیں وہ دیئے جائیں۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ عدلیہ کا مذاق اڑانے والی بے نظیر کس منہ سے عدلیہ کے وقار کی بات کرتی ہیں۔

○ سارک ممالک کے سپیکروں اور پارلیمنٹیرین کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا پسماندہ ترین ہے۔ دنیا کی انتہائی مفلس اور ناخواندہ آبادی کا نصف اس خطے میں آباد ہے۔ قانون ساز اداروں کے ارکان چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت عدلیہ معاملہ جلد ٹھیک ہو جائے گا۔ صدر مملکت نے سارک کانفرنس کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایوان صدر میں ایسی کوئی لیبارٹری نہیں جس میں فارمولے تیار ہوتے ہوں۔ آپ صحافی چالاک لوگ ہیں مجھے معاملے میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ صدر سردار فاروق احمد خان لغاری اور چیف آف آرمی سٹاف کی طرف سے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے موقف کو درست قرار دیئے جانے کے بعد حکومتی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق صدر مملکت سے ملاقات کے بعد وفاقی وزیر چوہدری نثار علی نے چیف جسٹس سے ملاقات کا وقت مانگا تو چیف جسٹس نے ججوں کی تقرری کے بارے میں حکومت کے کسی نمائندے سے بات چیت کرنے سے انکار کر دیا۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان حکومت کی طرف سے سپریم کورٹ میں پانچ ججوں کی تقرریاں نہ کرنے کے خلاف کیس کی سماعت 28- اکتوبر منگل کو کریں گے۔

○ اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت عدلیہ تنازعہ نے نئی شکل اختیار کر لی ہے۔ وزیر اعظم نواز شریف کے ساتھی دو حصوں میں بٹ گئے ہیں۔ بعض کی رائے ہے کہ اس بحران کے پیچھے صدر مملکت چیف جسٹس کا ساتھ دے رہے ہیں اس لئے صدر مملکت کا بھی مواخذہ ہونا چاہئے۔ حالانکہ فاروق لغاری سے نواز شریف ملاقات میں چیف جسٹس کو ان کے منصب سے ہٹانے میں صدر مملکت کو حکومت کا ساتھ دینے کی تجویز دی گئی تھی۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان نے اپنی ریٹائرمنٹ تک رخصت پر جانے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کے پاس 16 فروری تک 96 دن ہیں۔ سپریم کورٹ کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ حکومت نے چیف جسٹس کو پیشکش کی تھی کہ ان کی سفارشات پر عمل در آمد کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں پانچ ججوں کا تقرر کر دیا جائے گا۔ تاہم وہ ریٹائرمنٹ کی تاریخ 16 فروری 98ء تک رخصت پر چلے جائیں۔

○ آصف علی زرداری وغیرہ کے خلاف مرتضیٰ بھٹو قتل کیس انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں منتقل کر دیا ہے۔ وزیر داخلہ نے قبل ازیں یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔ آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ حکومت کو خصوصی عدالتیں سیاسی مخالفین کے خلاف استعمال نہیں کرنے دیں گے۔ ہائی کورٹ جائیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پانچ جج بدلنے کے بعد مرتضیٰ کیس خصوصی عدالت میں بھیجنا انتقامی کارروائی ہے۔ آصف کے قتل کی سازش ہو رہی ہے ایک اہم مسلم لیگی لیڈر نے کہا تھا کہ تیار ہو جاؤ تمہارے شوہر کو اکتوبر میں لٹکا دیں گے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان نے اسلام آباد میں سپریم کورٹ کے دونوں بنچوں میں تبدیلی کر دی ہے۔ اسلام آباد میں پہلا بنچ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ، مسٹر جسٹس مختار احمد جونیجو اور مسٹر جسٹس بشیر جہانگیری پر مشتمل ہو گا۔ جبکہ دوسرا بنچ مسٹر جسٹس سعید الزمان صدیقی، مسٹر جسٹس راجہ افراسیاب خان اور مسٹر جسٹس اعجاز نثار پر مشتمل ہو گا۔

○ ایڈنبرا میں وزیر اعظم محمد نواز شریف اور بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال کے درمیان پانچ ماہ میں تیسری ملاقات ہوئی۔ کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری کی صورتحال کا جائزہ بھی لیا گیا۔ دونوں ملکوں کے خارجہ سیکرٹریوں کی ایک ملاقات ایڈنبرا میں کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ نواز شریف اچھے دوست ہیں معاملات مل کر طے کریں گے۔

○ سٹیٹ بینک نے اپنی سالانہ رپورٹ 1997-1996ء میں حکومت سے کہا ہے کہ وہ قومی معیشت کو "ڈالرآئزیشن" سے بچائے اور اپنی مالی پالیسوں میں تبدیلیاں لائے۔ کیونکہ 97-1996ء پاکستان کی معاشی تاریخ میں سب سے زیادہ مایوس کن اور مشکل مالی سال تھا۔

○ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں ترقیاتی منصوبوں کی تیاری اور ان میں خامیوں کی نشان دہی کے لئے منتخب نمائندوں کی سربراہی میں ضلعی ترقیاتی کمیٹیاں قائم کر دی ہیں۔ صوبائی وزیر، پارلیمانی سیکرٹری یا ایم پی اے چیئرمین اور ڈپٹی کمشنر سیکرٹری ہو گا ہر متعلقہ ضلع کے ایک سے پانچ ارکان اسمبلی کو ممبر بنایا گیا ہے۔

○ واپڈا نے فاٹا۔ آزاد کشمیر اور بلوچستان کے لئے 20- ارب روپے کی سب سڈی ختم کر دی ہے۔ وفاقی وزیر برائے بجلی و پانی راجہ پرویز نے کہا ہے کہ ہم نے کیس وفاقی حکومت کو بھیج دیا ہے۔ اگر حکومت سب سڈی ختم نہیں کرتی تو ادائیگی خود کرے گی۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ کچھ صوبے فری بجلی لے جائیں اور باقی صوبوں کے صارفین پر اضافی بوجھ ڈال دیا جائے۔ تمام صوبوں کو یکساں بجلی فروخت کی جائے۔

○ سندھ ہائی کورٹ میں ججوں کے تقرر میں تاخیر پر صدر نے حکومت سے وضاحت طلب کر لی ہے۔ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کا موقف ہے کہ صدر سمری پر دستخط کر چکے ہیں اس کے باوجود حکومت عملدر آمد نہیں کر رہی۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ چیف جسٹس کے اختیارات کون کم کر سکتا ہے۔ اختیارات کے بارے میں جو کچھ آئین اور قانون میں لکھا ہے اس کے مطابق ہی عمل کیا جائے گا۔ حکومت اور عدلیہ تنازعہ خوش اسلوبی سے طے پا جائے گا۔

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پایئے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 6-A گیلری 4
ریجنسی سٹی پلازہ
ستیانہ روڈ
فیصل آباد
پروپرائٹر
ملک عبدالصمد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 661524-0300

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: 6325511
6350334